

## فقہ اسلامی کی روشنی میں جبری قیمتوں کے تعین کا حکم

### An applied review in the light of the sayings of the jurists on setting the prices of commodities by the government

**Nijat ullah**

*PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Qurtuba University, Peshawar  
Email: nijatullah00@g.mal.com*

**Dr. Muqaddas Allah**

*Department of Islamic Studies, Qurtuba University, Peshawar  
Email: drmqds@qurtuba.edu.pk*

#### **Abstract**

Or this, after God Almighty, is the glory of Islamic jurisprudence, and the value of this ruling is a topic for you, Tawfiq Bakhshi. What are the results of this technique?

The government of every party that sells coffee is reasonable. The price of our country's "pricing" is reasonable. The decision of your credit card is the right of the government, so that you can avoid it. It is permissible for the king to use the laws of the country. It is necessary.

This company has a computer/delivery cadence, a computer that is connected to a computer compatible with the company on the other side. The price of the text is determined as a copy of the contract, which is identical to the company. A picture of the price is given at the specified price. An increase in the size of a picture of a forbidden benefit.

First: The value of the Sultan's atmosphere, the two deputies of the bazaar and the law, the rule of the day, and the son of Saman Farrukht, he did not like it.

Always: The price of this is unfair or forbidden, or it is permissible to use a logo that is not fair or that it is illegal. When the crumbs are broken, it is necessary to feel comfortable and reassured. This is an algebraic word that specifies a comprehensive fairness policy. This is forbidden. It is forced to return. What is the value of the atmosphere and interest or rent of a house? The opposite of the rent is obligatory. It is an obligation. Feel your cheek and prevent it

For convenience: There is a previous research on the topic, the most common thing is that the meaning is equal to the meaning of the meaning of the result, so that it is silent and that it is not without reason. It is appropriate to determine the value of the specified value, or else it will be different from that. The meaning is that it has come to you, meaning it is forbidden.

**Keywords:** includes, Pricing, Prohibition, Prices, principle

**"سعر" کا لغوی معنی:**

"(السعر، بالكسر: الذي يقوم عليه الثمن، ج أسعار) <sup>1</sup>"

ترجمہ: السعر، سین کے کسرہ کے ساتھ، جس پر قیمت، بھاؤ، نرخ کی جاتی ہیں، اس کا جمع اسعار ہیں۔

**"سعر" کا اصطلاحی معنی:**

فقہاء نے "سعر" کی مختلف تعریفات کیا ہیں۔

**1۔ حنابلہ کے نزدیک:**

"قال الامام المہوتی: وهو أي التسعير أن يسعر الإمام أو نائبه على الناس سعرا ويجبرهم على التبايع به أي بما سعره." <sup>2</sup>

ترجمہ: امام السبہوتی نے اپنی کتاب "کشاف القناع" میں کہتے ہیں: کہ مقرر کرے لوگوں پر قیمت حاکم یا اس کا نمائندہ، اور مجبور کر دے لوگوں کو اس مقررہ قیمت کے بیچنے پر جس قیمت امام نے مقرر کیا ہے۔

**2۔ امام شافعی کے نزدیک:**

"عرفه الشيخ زكريا: أن يأمر الوالي السوقة أن لا يبيعوا أمتعتهم إلا بسعر كذا ولو في وقت للتضييق على الناس في أموالهم"

ترجمہ: شیخ زکریا الانصاری فرماتے ہیں: کہ حاکم بازار والا لوگوں کو حکم دی کہ وہ اپنا سامان فلاں قیمت کے علاوہ فروخت نہ کریں، یہاں تک وہ وقت تنگی کا کیوں نہ ہو لوگوں پر۔

نوٹ: کئی فقہاء کرام نے "سعر" کی تعریف کیا ہے لیکن سب کا مفہوم ایک ہی ہے کہ ولی یا اس کا نگران لوگوں پر اشیاء کی قیمت مقرر کر دی اسے "سعر" کہا جاتا ہے۔

**قرآن کریم سے منع "تسعیر" کے بارے میں دلائل:**

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ" <sup>3</sup>

ترجمہ: اے ایمان والوں! نہ کھاؤ مال ایک دوسرے کے آپس میں ناحق مگر یہ کہ تجارت ہو آپس کی خوشی سے۔

**تشریح:**

یہ آیت کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ لوگ اپنے پیسوں پر قابض ہیں اور قیمتوں کا تعین ان پر پابندی ہے۔ اور امام کو مسلمانوں کے مفادات کا خیال رکھنے کا حکم ہے اور قیمت میں سستی کے مفاد کو زیادہ اہمیت نہیں دیتا۔ قیمت کو بچانے میں بیچنے والے کے مفاد پر غور کرنے سے زیادہ اہم ہے، اگر دونوں معاملات میں اتفاق ہو تو

دونوں فریقوں کو اپنی اپنی کوششیں کرنے کا اختیار ہونا چاہیے، اور شے کے مالک کو بیچنے کا پابند ہونا چاہیے، جو چیز اس کے لیے قابل قبول نہیں ہے خدا تعالیٰ کے الفاظ کے خلاف ہے۔ اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف کہا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا مال ناحق طریقے سے نہ کھائے اور نہ بغیر رضامندی سے تجارت کریں یعنی بائع ایک قیمت پر راضی نہ اور آپ سے بغیر رضامندی سے بائع سے وہ چیز لے لو تو یہ جائز نہیں۔ اسی طرح قیمت مقرر کرنا حکومت کی طرف سے عوام الناس پر بغیر رضامندی کے جائز نہیں۔

### احادیث مبارکہ میں منع "سعر" کا ذکر:

عن أنس، قال: الناس يا رسول الله، غلا السعر فسعر لنا، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الله هو المسعر القابض الباسط الرازق، وإني لأرجو أن ألقى الله وليس أحد منكم يظالمني بمظلمة في دم ولا مال<sup>4</sup>

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک دفعہ قیمتیں چڑھ گئیں، لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمارے لیے ایک نرخ (بھاؤ) مقرر کر دیجئے! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ ہی نرخ مقرر کرنے والا ہے، کبھی کم کر دیتا ہے اور کبھی زیادہ کر دیتا ہے، وہی روزی دینے والا ہے، اور مجھے امید ہے کہ میں اپنے رب سے اس حال میں ملوں کہ کوئی مجھ سے جان یا مال میں کسی ظلم کا مطالبہ کرنے والا نہ ہو۔

3- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ، فَقَالَ: "يَا رَسُولَ اللَّهِ، سَعَرَ، فَقَالَ: بَلْ أَدْعُو، ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، سَعَرَ، فَقَالَ: بَلِ اللَّهُ يَخْفِضُ، وَيَرْفَعُ، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى اللَّهَ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ عِنْدِي مَظْلَمَةٌ."

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! نرخ مقرر فرما دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نرخ مقرر تو نہیں کروں گا (البتہ دعا کروں گا)“ کہ غلہ سستا ہو جائے، پھر ایک اور شخص آپ کے پاس آیا اور اس نے بھی کہا: اللہ کے رسول! نرخ متعین فرما دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ ہی نرخ گرتا اور اٹھاتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میں اللہ سے اس طرح ملوں کہ کسی کی طرف سے مجھ پر زیادتی کا الزام نہ ہو۔“<sup>5</sup>

### وضاحت:

بھاؤ مقرر کر دینے میں کسی کا فائدہ اور کسی کا گھانا ہو سکتا ہے تو گھائے والا میرا دامن گیر ہو سکتا ہے کہ میری وجہ سے اسے نقصان اٹھانا پڑا تھا۔

وضاحت: ان دونوں احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیمت نہیں لگائی اور انہوں نے آپ سے ایسا کرنے کا مطالبہ کیا اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جائز ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور قیمت مقرر کرتے لیکن حضور پاک ﷺ ایسا نہیں کیا تو اس سے معلوم ہوا کہ قیمت مقرر کرنا جائز نہیں۔

### حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اثر:

"عمر رضی اللہ عنہ حین مر بحاطب فی السوق فقال له: إما أن ترفع السعر وإما أن تدخل بیتک فتبيع کیف شئت"<sup>6</sup>

ترجمہ: شافعی نے القاسم بن محمد کی سند سے، عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نماز گاہ بازار میں ایک لکڑہارے کے پاس سے گزرا، اس کے ہاتھ میں دو ٹوکریاں تھیں جن میں کشش تھی، تو اس نے اس سے ان کی قیمت پوچھی، اور اس کی قیمت ہر درہم کے بدلے اسے قرض میں دے دی گئی، عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: طائف سے ایک اونٹ آیا ہے جس میں کشش ہے اور وہ تمہاری قیمت کا خیال کر رہے ہیں۔ اور وہ تمہاری قیمت پر غور کر رہے تھے، یا تو قیمت بڑھا دو، یا اپنی کشش گھر میں لے آؤ اور جس طرح چاہو بیچ دو، جب عمر رضی اللہ عنہ واپس آئے تو اپنے آپ میں سوچا، پھر وہ حاطب کے پاس اس کے گھر آیا اور اس سے کہا: میں نے جو کہا وہ نہ میرا عزم تھا اور نہ ہی میرا فرمان، بلکہ یہ وہ کام تھا جو میں ملک کے لوگوں کی بھلائی کے لیے کرنا چاہتا تھا، لہذا جہاں چاہو بیچ دو۔ اور آپ جیسے چاہیں بیچ دیں۔

نوٹ: اس اثر میں عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے یہ بات فہم ہوتا ہے کہ اشیاء کی قیمت مقرر کرنا جائز ہے لیکن اس تقرری میں زبردستی نہ کی جائیں۔

### "تسعیر" کے بارے میں فقہاء کے اقوال:

"تسعیر" دو حالتوں سے خالی نہیں، یا تو عام حالت ہوگی یعنی معتدل ہو قیمت ہر چیز کی حالات کے مطابق ہو، دوسری حالت یہ ہے کہ قیمت میں غلو ہو یعنی عام حالات کی قیمت سے بڑھ گیا ہو۔ ان دونوں حالتوں اہل علم کا اختلاف ہے۔

### پہلا قول:

یہ ہے کہ جائز نہیں قیمت مقرر کرنا عوام پر عام حالت میں یعنی جس حالت میں اشیاء کی قیمت میں عوام الناس پر ظلم نہ ہو، مالک اشیاء کی طرف سے۔

**جمہور احناف کا قول:**

**تمیین الحقائق:** جمہور احناف کے نزدیک عام حالات میں اشیاء پر قیمت مقرر کرنا جائز نہیں حاکم وقت کے لیے، جب مالک اشیاء کسی چیز کو معیار کے مطابق فروخت کر رہا ہو۔

"(ولا يسعر السلطان إلا أن يتعدى أرباب الطعام عن القيمة تعديا فاحشا)"<sup>7</sup>

ترجمہ: سلطان اس وقت تک قیمت نہیں لگا سکتا جب تک کہ کھانے کے مالکان اس کی قیمت میں ظلم زیادتی نہ کر دیں۔

**مالکیہ کا قول:**

شرح التلقین: جہاں تک قیمت کا تعلق ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ امام ایک قیمت مقرر کرتا ہے جو اسے بیچنے کی کوشش کرنے والے کے لیے اس سے تجاوز کرنے سے منع کرتا ہے اور اسے بیچنے کا اختیار دیتا ہے، اگر وہ چاہے تو اپنا کھانا اور دیگر چیزیں رک سکتا ہے، اور اگر وہ چاہے تو اسے بیچ سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ بیچنا چاہے تو وہ اس قیمت سے زیادہ نہیں ہوگی جو اس کے لیے مقرر کی گئی تھی۔ اس کے بھی دو حصے ہیں:

1- ایک یہ کہ کھانا اس کے ہاتھ میں ہے جو اسے لایا یا لگایا۔ یا وہ شخص جو اسے نہ لایا ہے اور نہ لگایا ہے بلکہ مسلم بازاروں سے خرید کر اس پر اجارہ داری رکھتا ہے جو اس کے لیے جائز تھا، اگر اس کے ہاتھ میں جو کھانا تھا وہ کسی دوسرے شہر سے لایا ہے یا لگایا ہے تو اس صورت کسی کا اختلاف نہیں کہ امام اس کی قیمت نہیں لگا سکتا۔

2- اگر کھانا کسی ذخیرہ اندوزی کرنے والا کہ کے ہاتھ میں ہو جو اسے مسلم بازار سے خریدتا ہے اور امام یہ دیکھے کہ لوگوں کے مفاد میں ہے کہ وہ اسے اس قیمت پر بیچنے کا حکم دے جو وہ ان کے لیے مقرر کرے اور اس سے زیادہ نہ کرے۔ پھر یہ وہ صورت ہے جس میں علماء کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء نے اسے منع کیا ہے۔ اس کی حرمت کے بارے میں ابن عمر رضی اللہ عنہما، القاسم بن محمد، سالم بن عبد اللہ، ابو حنیفہ اور شافعی نے کہا ہے اور یہ ہمارے درمیان دو مشہور قولوں میں سے ایک ہے۔

**ابن المسیب، یحییٰ بن سعید اور ربیعہ کا قول:**

ابن المسیب، یحییٰ بن سعید اور ربیعہ کا خیال ہے کہ امام اگر اسے فائدہ مند سمجھتے ہوں تو ایسا کر سکتے ہیں۔ یہ

ہماری دورائے میں سے ایک ہے۔

تحقیق سے پوچھا گیا امام سے انہوں نے قصائیوں سے فرمایا: بھیڑ کا گوشت ایک درہم میں اور اونٹ کا گوشت آدھا پونڈ ایک درہم میں بیچا کرو۔ یہ بات ٹھیک ہے۔ لیکن وہ ڈرتا ہے کہ لوگ ان کے خلاف کریں گے۔

انہوں نے اس روایت میں فقہ کے نقطہ نظر سے قیمت کے تعین کی طرف اشارہ کیا ہے، لیکن اس صورت میں توقف کیا جائے گا کہ قیمت مقرر نہ کی جائے مصلحت کی نقطہ نظر سے اگر دیکھا جائے۔ کیونکہ علماء میں سے کوئی بھی امام کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا ہے کہ وہ لوگوں کے مال کو اس طرح سے روکے جو عوام کے مفاد میں نہ ہو، جمہور علماء کے مطابق۔

" وأما التسعير --- ورأى الإمام من المصلحة للناس أن يأمرهم ببيعه بثمن يحد له ولا يتعدوه، فهذا مما اختلف الناس فيه. وأكثر العلماء على النهي عنه. وبالنهي عنه قال ابن عمر رضي الله عنه، والقاسم بن محمد، وسالم بن عبد الله، وأبو حنيفة، والشافعي، وهو أحد القولين المشهورين عندنا. وذهب ابن المسيب ويحيى بن سعيد وربيعه إلى تمكين الإمام من هذا إذا رآه من المصلحة. وهو أحد القولين عندنا." <sup>8</sup>

### شواہد کا قول:

### المجموع شرح المذهب للنووي:

شواہد فرماتے ہیں: جہاں تک قیمت کے تعین کا تعلق ہے تو اس میں سے کچھ حرام ظلم ہے اور کچھ جائز عدل ہے، اگر اس میں لوگوں کے ساتھ ناانصافی اور زبردستی ہونا حق طریقے سے کہ ان کو اس قیمت پر بیچنے پر مجبور کرنا جس سے وہ مطمئن نہیں ہیں، یا انہیں اس کام سے روکنا ہے جس کی خدا نے اجازت دی ہے تو اس صورت میں حرام ہے۔ اگر اس میں لوگوں کے درمیان عدل بھی شامل ہو، جیسا کہ لوگوں پر زبردستی کرنا اس صورت کہ چیز کو شتمن مثل یعنی بازار کے ریٹ کے مطابق بیچا کرو کسی چیز کی قیمت میں زیادتی نہ کرو تو اس صورت میں امام کے لیے قیمت مقرر کرنا جائز ہے۔

" وأما التسعير فمنه ما هو ظلم محرم، ومنه ما هو عدل جائز فإذا تضمن ظلم الناس وإكراههم بغير حق على البيع بثمن لا يرضونه، أو منعهم مما أباح الله لهم فهو حرام، وإذا تضمن العدل بين الناس مثل إكراههم على ما يجب عليهم من المعاوضة بثمن المثل، ومنعهم مما يحرم عليهم من أخذ الزيادة على عوض المثل، فهو جائز" <sup>9</sup>

### متابله کا قول:

المغني لابن قدامة: ابن حميد نے کہا ہے کہ امام کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ لوگوں پر قیمتیں مقرر کرے، بلکہ لوگ اپنی پسند کے مطابق اپنے مال کو بیچ دیں۔ اور ہمارے لیے ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قیمت بڑھ گئی تھی۔ اور انہوں نے کہا:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیمت بڑھ گئی تو ہمارے لیے قیمت لگا دیجیئے۔ تو آپ ﷺ نے کہا: "بے شک اللہ قیمت مقرر کرنے والا ہے، رزق کو تنگ کرنے والا، پھیلانے والا، برقرار رکھنے والا ہے، اور میں اللہ تعالیٰ سے ملنے کی امید رکھتا ہوں، اور کوئی مجھ سے خون یا مال میں کسی قسم کی زیادتی کا سوال نہیں کرے گا۔"

اس حدیث کے دو پہلو ہیں: ان میں سے ایک یہ ہے کہ حضور پاک ﷺ نے قیمت نہیں لگائی اور حالانکہ صحابی رضی اللہ عنہ نے نبی پاک ﷺ سے پوچھا اور اگر جائز ہوتا تو وہ ان کا جواب دیتے۔ دوسری بات یہ ہے کہ حضور پاک ﷺ نے وضاحت کی کہ یہ غلط ہے، اور غلط کام حرام ہے، اور چونکہ یہ اس کا پیسہ تھا، اس لیے اسے اس چیز کے لیے بیچنے سے روکنا جائز نہیں تھا جس پر دونوں فریق متفق تھے۔

خلاصہ: امام احمدؒ کے قول کا خلاصہ یہ نکلا کہ قیمت مقرر کرنا جائز نہیں امام کیلئے بلکہ، بائع اور مشتری جس قیمت پر راضی ہو گئے بس وہی قیمت ٹھیک ہیں۔

"قال ابن حامد ليس للإمام أن يسعر على الناس، بل يبيع الناس، أموالهم على ما يختارون. --- فوجه الدلالة من وجهين؛ أحدهما، أنه لم يسعر، وقد سأله ذلك، ولو جاز لأجابهم إليه. الثاني، أنه علل بكونه مظلماً، والظلم حرام، ولأنه ماله، فلم يجوز منعه من بيعه بما تراضى عليه المتبايعان، كما اتفق الجماعة عليه"<sup>10</sup>

### جبری قیمت کے تعین کا حکم:

فقہاء کی آراء مختلف ہیں اور قیمتوں کی اجازت یا ممانعت کے بارے میں ان کی آراء مختلف ہیں، یہ مظاہر سے کام لینے کی وجہ سے ہے۔

متن، انفرادی خبریں، اور دلچسپی کی تعریف۔ جو شخص نصوص اور رپورٹوں کا ظاہری مفہوم انفرادی لوگوں کے بارے میں لیتا ہے وہ کہتا ہے کہ قیمت کا تعین کرنا حرام ہے اور جو شخص اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتا اور کہتا ہے کہ قوم کے مفاد کا خیال ہے اور اس کی قدر امام نے کی ہے وہ کہتا ہے کہ قیمت کا تعین کرنا جائز ہے۔ قیمتیں زیادہ ہونے کی صورت میں قیمت کے تعین کے بارے میں فقہاء کی رائے کا خلاصہ دو جہات سے کیا جاسکتا ہے:

### پہلا: قیمت کا تعین کرنا حرام ہے:

یہ جمہور فقہائے حنفی کا عقیدہ ہے۔ جب تک کہ مال کے مالکان قیمت سے زیادتی نہ کریں۔ "إلا إذا كان أرباب الطعام يتحكمون على المسلمين، ويتعدون تعدياً فاحشاً، وعجز السلطان عن صيانة حقوق المسلمين إلا بالتسعير فلا بأس به بمشورة أهل الرأي والنظر"<sup>11</sup> اور ایسی طرح امام مالکؒ سے بھی روایت

ہے کہ امام قیمت کے تقرری میں زیادتی نہ کریں۔<sup>12</sup> اور امام شافعیؒ سے بھی معتمد قول یہی ہیں۔<sup>13</sup> اور ظاہر یہ کا بھی یہی قول ہے،<sup>14</sup> اور متقدمین حنابلہ کا بھی یہی قول ہے جس کو امام شوکانیؒ نے اختیار کیا ہے۔<sup>15</sup> دوسرا: قیمت کا تعین جائز ہے، اور یہ جواز مطلق نہیں ہے، لیکن صرف اس صورت میں جب ضرورت اور تعین میں مصلحت ہو۔

حنفی مکتب فکر کے مطابق: اگر مال کے مالکان مجموعی طور پر قیمت سے زیادتی کرتا ہو تو قیمت کا تعین جائز ہے۔<sup>16</sup>

**مالکیہ کے نزدیک: قیمت کا تعین میں دو صورتیں ہیں:**

اول: قیمت کا تعین اس وقت جائز ہے جب بازار میں کوئی شخص یا لوگوں کا ایک چھوٹا گروہ اجناس کی قیمت کم کر کے تنہا ہو۔<sup>17</sup> دوسری قسم: وہ یہ ہے کہ بازار والے ان کے لیے قیمت مقرر کریں اور اس سے زیادہ نہ کریں، یہ بھی شریعت کی رو سے جائز ہے۔ مالکیہ کی روایت اشعث نے امام مالکؒ سے نقل کیا ہے۔<sup>18</sup>

شوافع کے نزدیک: نہ ملنے والی چیز کی قیمت لگانا جائز ہے اور قحط کے وقت ان کے نزدیک ضعیف ہے۔<sup>19</sup> متاخرین حنابلہ کے مطابق: قیمت کا تعین واجب ہے اگر یہ لوگوں کے درمیان انصاف کو یقینی بنائے، یعنی ضرورت کی صورت میں۔<sup>20</sup>

**الطرق الحکمة لابن قیم رحمہ اللہ:**

"وأما التسعیر: فمنه ما هو ظلم محرم، ومنه ما هو عدل جائز. فإذا تضمن ظلم الناس وإكراههم بغير حق على البيع بثمن لا يرضونه، أو منعهم مما أباح الله لهم، فهو حرام، وإذا تضمن العدل بين الناس، مثل إكراههم على ما يجب عليهم من المعاوضة بثمن المثل، ومنعهم مما يحرم عليهم من أخذ الزيادة على عوض المثل، فهو جائز، بل واجب."<sup>21</sup>

ترجمہ: جہاں تک قیمت کا تعلق ہے: اس میں سے کچھ غیر منصفانہ اور حرام ہے، اور اس میں سے کچھ جائز اور جائز ہے۔ اگر اس میں لوگوں پر ظلم کرنا اور ناحق انہیں اس قیمت پر بیچنے پر مجبور کرنا شامل ہے جس سے وہ راضی نہ ہوں، یا انہیں ان کاموں سے روکنا جو خدا نے ان کے لیے حلال کیا ہے، تو یہ حرام ہے، اور اگر اس میں لوگوں کے درمیان انصاف بھی شامل ہو، جیسے کہ انہیں زبردستی کرنا۔ مساوی قیمت کے بدلے وہ کام کریں جو ان پر واجب ہے، اور جو چیز ان کے لیے حرام ہے، اس سے زیادہ لینے سے روکنا جائز بھی ہے، واجب بھی۔

**خلاصہ بحث:**

اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے فقہ اسلامی کی روشنی میں قیمتوں کے حکم کے موضوع پر لکھنے کی توفیق بخشی ہے اور میں اس کے ذریعے کئی نتائج تک پہنچی ہوں۔

حکومت کی طرف سے تاجروں کو ایک قیمت کا پابند بنانا "تسعیر" کہلاتا ہے، اگر حکومت عوام کی مصلحت اور ان کو نقصان سے بچانے کی خاطر کسی چیز کا ایک معقول ریٹ مقرر کر دیتی ہے تو حکومت کیلئے ایسا کرنے کی گنجائش ہے، اور مصلحت پر مبنی ایسے جائز ملکی قوانین کی پاسداری شرعاً بھی لازم ہے۔

نیز دکاندار کسی کمپنی کا ڈسٹری بیوٹر / ڈیلر ہے، یا کسی کمپنی کے ساتھ کئے گئے معاہدہ کے مطابق اسے کمپنی کی طرف سے مقرر کردہ قیمت پر بیچنے کا پابند کیا گیا ہے تو ایسی صورت میں معاہدہ کے مطابق کمپنی کے مقرر کردہ قیمت کی پاسداری لازم ہوگی۔ خلاف کے صورت میں گناہگار ہو گا ہاں اس مقرر قیمت سے زیادہ میں فروخت کرنے کے صورت میں نفع حرام نہیں ہوگا۔

**اول:** قیمت وہ ہے جو سلطان یا اس کے نائبین بازار والوں کو حکم دیتے ہیں کہ وہ اپنا سامان فروخت نہ کریں سوائے اس کے جو اس سے زیادہ ہو۔

**دوم:** قیمتوں میں سے کچھ غیر منصفانہ اور حرام ہے، اور اس میں سے کچھ جائز ہے۔ اگر اس میں لوگوں کے ساتھ ناانصافی اور ان کو غیر قانونی طور پر اس قیمت پر فروخت کرنے پر مجبور کرنا شامل ہے جس سے وہ مطمئن نہیں ہیں، جیسے کہ جبری قیمتوں کا تعین ہمارے دور میں جانا جاتا ہے، تو یہ حرام ہے، اور اگر اس میں لوگوں کے درمیان انصاف شامل ہے، جیسے بیچنے والوں کو بیچنے پر مجبور کرنا۔ ایسی قیمت جو وہ حرص اور اجارہ داری کے مقابلہ میں پسند نہ کریں تو واجب ہے، کیونکہ اس کے عدل کے لیے اس کا حکم واجب ہے، خدا سے اس نقصان سے محفوظ رکھے جس سے خدا نے منع کیا ہے۔

**تیسرا:** یہ سابقہ بحث امام یا اس کے نمائندے کا کام ہے، اگر عوام کا مفاد سوائے قیمت کے تعین کے حاصل نہیں کیا جا سکتا تو وہ ان کے لیے بغیر کسی سمجھوتے کے مناسب قیمت مقرر کرے گا، اور اگر اس کے بغیر ان کا مفاد حاصل ہو جائے تو قیمت کا تعین ممنوع ہے۔

## حواشی

<sup>1</sup> - محمد بن محمد بن عبد الرزاق الحسینی، أبو الفیض، الملقب بمرتضی، الریثی (المتوفی: 1205ھ) کتاب: تاج العروس من جواهر القاموس، السعر، المحقق: مجموعة من المحققین، ج12/ص28، الناشر: دار الهدایة -

Muhammad bin Muhammad bin Abd al-Razzaq al-Husseini, Abu al-Fayd, nicknamed Murtada, al-Zubaidi (died: 1205 AH), book: Taj al-Arous from the Jewels of the Dictionary, price, editor: A collection of investigators, vol. 12/p. 28, publisher: Dar al-Hidaya.

<sup>2</sup> - منصور بن یونس بن صلاح الدین ابن حسن بن إدیس البهوتی الحنبلی (المتوفی: 1051ھ) کتاب: کشف القناع عن متن الإقناع، کتاب البیع، فصل من باع سلعة الخ، ج3/ص187، الناشر: دار الکتب العلمیة -

Mansour bin Yunus bin Salah al-Din bin Hassan bin Idris al-Bahuti al-Hanbali (died: 1051 AH) Book: Kashshaf al-Qinaa' on the text of Persuasion, Book of Sales, Chapter on Who Sold a Commodity etc., vol. 3/p. 187, Publisher: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah.

<sup>3</sup> -سورت النساء:29-

Surat An-Nisa: 29.

<sup>4</sup> - أبو داود سلیمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو الأزدي السجستاني (المتوفی: 275ھ) کتاب: سنن أبي داود، أبواب الإجارة، باب في السعر، المحقق: محمد محي الدين عبد الحميد، ج3/ص272/الرقم3451، الناشر: المكتبة العصرية، صيدا - بيروت

Abu Dawud Suleiman bin Al-Ash'ath bin Ishaq bin Bashir bin Shaddad bin Amr Al-Azdi Al-Sijistani (died: 275 AH) Book: Sunan Abi Dawud, Chapters on Rent, Chapter on Price, Editor: Muhammad Muhyiddin Abdul Hamid, vol. 3 / p. 272 / no. 3451, publisher: Library Al Asriya, Sidon - Beirut

<sup>5</sup> - أبو داود سلیمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو الأزدي السجستاني (المتوفی: 275ھ) کتاب: سنن أبي داود، أبواب الإجارة، باب في التسعير، المحقق: محمد محي الدين عبد الحميد، ج3/ص272/الرقم3450، الناشر: المكتبة العصرية، صيدا - بيروت - / وقد أخرجه: مسند احمد (337/2، 372) (صحیح)

<sup>6</sup> - أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخسروجردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفی: 458ھ) کتاب: السنن الكبرى، جماع أبواب السلم، باب التسعير، المحقق: محمد عبد القادر عطا، ج6/ص48/الرقم11146، الناشر: دار الکتب العلمیة، بیروت - لبنان، الطبعة: الثالثة، 1424 هـ -

2003 م/ وقال عنه الشيخ عبد القادر الأرناؤوط محقق جامع الأصول: إسناداه صحيح (جامع الأصول / 1 / 594 ط الملاح).

Ahmad bin Al-Hussein bin Ali bin Musa Al-Khusrawjerdi Al-Khorasani, Abu Bakr Al-Bayhaqi (deceased: 458 AH) Book: Al-Sunan Al-Kubra, Intercourse of the Chapters of Peace, Chapter on Pricing, Editor: Muhammad Abdul Qadir Atta, vol. 6 / p. 48 / No. 11146, Publisher: Dar Al-Kutub Al-Ilmiyyah, Beirut - Lubanat, Third Edition, 1424 AH - 2003 AD/ Sheikh Abd al-Qadir al-Arna'ut, the investigator of Jami' al-Usul, said about him: Its chain of transmission is authentic (Jami' al-Usul 1/594, T. al-Mallah).

<sup>7</sup> - عثمان بن علي بن محجن البارع، فخر الدين الزيلعي الحنفي (المتوفى: 743 هـ) الكتاب: تبين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشَّيْبَانِي، كتاب الكراهية، فصل في البيوع، الحاشية: شهاب الدين أحمد بن محمد بن أحمد بن يونس بن إسماعيل بن يونس الشَّيْبَانِي (المتوفى: 1021 هـ) ج6/ص28، الناشر: المطبعة الكبرى الأميرية - بولاق، القاهرة، الطبعة: الأولى، 1313 هـ.

Othman bin Ali bin Muhjin Al-Bara'i, Fakhr al-Din al-Zayla'i al-Hanafi (died: 743 AH) Book: Tabyan al-Haqa'iq Sharh Kanz al-Daqaqa'i wa Hashiyat al-Shalabi, The Book of Hatred, Chapter on Sales, Footnote: Shihab al-Din Ahmad ibn Muhammad ibn Ahmad ibn Yunus ibn Ismail ibn Yunus al-Shalabi (Died: 1021 AH) Part 6 / p. 28, Publisher: Al-Kubra Al-Amiriya Press - Bulaq, Cairo, Edition: First, 1313 AH

<sup>8</sup> - أبو عبد الله محمد بن علي بن عمر التَّمِيمِي المازري المالكي (المتوفى: 536 هـ) الكتاب: شرح التلقين، كتاب الاجارة الى ارض الحرب، ج2/ص1011، المحقق: سماحة الشيخ محمد المختار السَّلامِي، الناشر: دار الغرب الإسلامي، الطبعة: الأولى، 2008 م.

Abu Abdullah Muhammad bin Ali bin Omar Al-Tamimi Al-Mazari Al-Maliki (died: 536 AH) Book: Explanation of Indoctrination, Book of Rent to the Land of War, vol. 2 / p. 1011, Editor: His Eminence Sheikh Muhammad Al-Mukhtar Al-Salami, Publisher: Dar Al-Gharb Al-Islami, Edition: First Edition, 2008 AD

<sup>9</sup> - أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي (المتوفى: 676 هـ) الكتاب: المجموع شرح المهذب ((مع تكملة السبكي والمطيعي)) باب النجش والبيع على بيع أخيه الخ، فصل لايجل لسُلطان الخ، ج13، ص29، الناشر: دار الفكر (طبعة كاملة معها تكملة السبكي والمطيعي).

Abu Zakaria Muhyi al-Din Yahya bin Sharaf al-Nawawi (died: 676 AH) Book: Al-Majmu' Sharh al-Muhadhdhab ((with the sequel to Al-Subki and Al-Muti'i)) Chapter: Negligence and selling based on the sale of one's brother, etc., chapter "It is not permissible for a sultan etc.", vol. 13, p. 29, Publisher: Dar Al-Fikr (complete edition). With it is the sequel to Al-Subki and Al-Muti'i.)

<sup>10</sup> - أبو محمد موفق الدين عبد الله بن أحمد بن محمد بن قدامة الجماعيلي المقدسي ثم الدمشقي الحنبلي، الشهير بابن قدامة المقدسي (المتوفى: 620 هـ) الكتاب: المغني لابن قدامة، كتاب البيوع، فصل في التسعير، ج4/ص164، الناشر: مكتبة القاهرة، الطبعة: بدون طبعة، تاريخ النشر: 1388 هـ - 1968 م

Abu Muhammad Muwaffaq al-Din Abdullah bin Ahmad bin Muhammad bin Qudamah al-Jumaili al-Maqdisi, then al-Dimashqi al-Hanbali, known as Ibn Qudamah al-Maqdisi (died: 620 AH). Book: Al-Mughni by Ibn Qudamah, Book of Sales, Chapter on Pricing, vol. 4/p. 164, Publisher: Cairo Library, Edition. : No edition, publication date: 1388 AH - 1968 AD

<sup>11</sup>- تبيين الحقائق، للزيلعي، كتاب الكراهية، فصل في البيوع، ج 6/ص 28-

Tabyyin Al-Haqiqat, by Al-Zayla'i, The Book of Hatred, Chapter on Sales, vol. 6/p. 28.

<sup>12</sup>- محمد بن مفلح بن محمد بن مفرج، أبو عبد الله، شمس الدين المقدسي الراميني ثم الصالحي الحنبلي (المتوفى: 763هـ) الكتاب: كتاب الفروع ومعه تصحيح الفروع لعلاء الدين علي بن سليمان المرادوي، كتاب البيوع، فصل: يحرم التسعير، ويكره الشراء به، المحقق: عبد الله بن عبد المحسن التركي، ج 6/ص 178، الناشر: مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى 1424 هـ - 2003 م

Muhammad bin Mufleh bin Muhammad bin Mufarraj, Abu Abdullah, Shams al-Din al-Maqdisi al-Ramini, then al-Salihi al-Hanbali (died: 763 AH), the book: The Book of Branches, and with it a correction of the Branches by Aladdin Ali bin Suleiman al-Mardawi, the Book of Sales, chapter: Pricing is forbidden, and buying with it is disliked, Editor: Abdullah bin Abdul Mohsen Al-Turki, vol. 6 / p. 178, Publisher: Al-Resala Foundation, Edition: First 1424 AH - 2003 AD

<sup>13</sup>- شمس الدين محمد بن أبي العباس أحمد بن حمزة شهاب الدين الرملي (المتوفى: 1004هـ) الكتاب: نهاية المحتاج إلى شرح المنهاج، كتاب البيوع، باب البيوع المنهى عنها وما يتبها، ج 3/ص 473، الناشر: دار الفكر، بيروت، الطبعة: ط أخيرة - 1404هـ/1984م

Shams al-Din Muhammad ibn Abi al-Abbas Ahmad ibn Hamza Shihab al-Din al-Ramli (deceased: 1004 AH) Book: Nihayat al-Muhtaj ila Sharh al-Minhaj, Book of Sales, Chapter on Forbidden Sales and What is Forbidden, vol. 3/p. 473, Publisher: Dar al-Fikr, Beirut, Edition: Final Edition. - 1404 AH / 1984 AD

<sup>14</sup>- أبو محمد علي بن أحمد بن سعيد بن حزم الأندلسي القرطبي الظاهري (المتوفى: 456هـ) الكتاب: المحلى بالأثار، مسألة بيع السلعة في السوق بأقل من سعرها أو بأكثر، ج 7/ص 537، الناشر: دار الفكر - بيروت، الطبعة: بدون طبعة وبدون تاريخ

Abu Muhammad Ali bin Ahmed bin Saeed bin Hazm Al-Andalusi Al-Qurtubi Al-Zahiri (deceased: 456 AH) Book: Sweetened with Athars, the issue of selling a commodity in the market for less than its price or for more, vol. 7/p. 537, publisher: Dar Al-Fikr - Beirut, edition: unprinted and undated

<sup>15</sup>- محمد بن علي بن محمد بن عبد الله الشوكاني اليميني (المتوفى: 1250هـ) الكتاب: نيل الأوطار، باب النهي عن التسعير، ج 5/ص 559، تحقيق: عصام الدين الصبايطي، الناشر: دار الحديث، مصر، الطبعة: الأولى، 1413هـ - 1993م

Muhammad bin Ali bin Muhammad bin Abdullah Al-Shawkani Al-Yamani (died: 1250 AH) Book: Nayl Al-Awtar, Chapter on the Prohibition of Pricing, vol. 5 / p. 559, edited by: Issam Al-Din Al-Sababti, Publisher: Dar Al-Hadith, Egypt, First Edition, 1413 AH - 1993 AD

- <sup>16</sup> - تبیین الحقائق، للزیلعی، کتاب الکراہیة، فصل فی البیوع، ج 6/ص 28۔  
Tabyyin Al-Haqiqat, by Al-Zayla'i, The Book of Hatred, Chapter on Sales, vol. 6/p. 28.
- <sup>17</sup> - ابن أنس ، لامام مالك. الموطأ : دار احياء التراث العربية هـ 1370 . 1950 م كتاب البيوع، (24) باب الحكرة والتريص، ج:2 ص 651.
- Ibn Anas, by Imam Malik. Al-Muwatta: Arab Heritage Revival House AH 1370 - 1950 AD, Book of Sales, (24) Chapter of Al-Hakra and Lurking, Part: 2 p.
- <sup>18</sup> - أبو الوليد سليمان بن خلف بن سعد بن أيوب بن واث التحيي القرطبي الباجي الأندلسي (المتوفى: 474هـ) الكتاب: المنتقى شرح الموطأ، الباب الثالث فيما يختص بالتسعير من المبيعات، ج 5/ص 18، الناشر: مطبعة السعادة - بجوار محافظة مصر، الطبعة: الأولى، 1332 هـ، (ثم صورتها دار الكتاب الإسلامي، القاهرة - الطبعة: الثانية، بدون تاريخ)
- Abu Al-Walid Suleiman bin Khalaf bin Saad bin Ayyub bin Warith Al-Tajibi Al-Qurtubi Al-Baji Al-Andalusi (died: 474 AH) Book: Al-Muntaqa Sharh Al-Muwatta', Chapter Three Concerning Pricing from Sales, vol. 5/p. 18, Publisher: Al-Saada Press - next to the Governorate of Egypt, Edition: First , 1332 AH, (then it was copied by Dar Al-Kitab Al-Islami, Cairo - Edition: Second, undated)
- <sup>19</sup> - ابن الأخوة، أحمد القرشي. معالم القرية في احكام الحسبة. اعتنى بتصحيحه روبن ليوى. مكتبة المتنبى، القاهرة:ص. 64.
- Nephew, Ahmed Al-Qurashi. Features of proximity in the provisions of hisbah. Robin Liuy took care of his correction. Al-Mutanabbi Library, Cairo: p. 64
- <sup>20</sup> - ابن تيمية. الحسبة في الإسلام. ص. 498 ابن القيم. الطرق الحكمية. ص. 312.
- Ebn Taimia. Hisba in Islam. p. 498, Ibn al-Qayyim. Al-Tariq al-Hakimiya. p.312
- <sup>21</sup> - محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية (المتوفى: 751هـ) الكتاب: الطرق الحكمية، فصل في التسعير مص 206، الناشر: مكتبة دار البيان، الطبعة: بدون طبعة وبدون تاريخ
- Muhammad bin Abi Bakr bin Ayoub bin Saad Shams al-Din Ibn Qayyim al-Jawziyyah (died: 751 AH) Book: Rulings of Wisdom, Chapter on Pricing, vol. 206, Publisher: Dar al-Bayan Library, Edition: Unprinted and undated